S_1996_5_400_404

محمد رحمت علی

بنام

دی انسپکٹر آف رجسٹریشن اینڈ اسٹیمپس آندھراپردیش اور دیگران

30اگست1996

کے۔آر۔رامسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز۔

ملازمتہ قانون:

آندھرا پردیش سروسز-ترقی -سابقہ حکومت حیدرآباد کا ملازم جسے ریاست آندھرا پردیش کی تشکیل کے بعد آندھرا پردیش سروسز کو الاٹ کیا گیا تھا-ترقی کے لیے غور نہیں کیا گیا کیونکہ اس نے محکمہ جاتی امتحانات پاس نہیں کیے تھے-ٹریبونل نے ترقی کے لیے اس کے دعوے کو مسترد کر دیا-اپیل پر، چونکہ ریاست آندھرا پردیش کو الاٹ کی گئی حیدرآباد کی سابقہ حکومت کے ملازمین کو 45 سال کی عمر تک پہنچنے پر محکمہ جاتی امتحانات پاس کرنے سے مستقل طور پر مستثنی قرار دیا گیا تھا، اس لیے وہ اپنے فوری جونیئر کے برابر ترقی کے لیے غور کرنے کا حقدار ہے-حکومت اپنے معاملے پر غور کرے اور تمام نتیجے کے فوائد کے ساتھ تین ماہ کے اندر مناسب احکامات جاری کرے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی دیوانی اپیل نمبر 12019۔

1987 کے آر۔پی۔نمبر 5737 میں حیدرآباد میں آندھرا پردیش سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مورخہ 15.4.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے۔رگھوویر، آر۔ایس۔کرشنن، ڈی۔مہیش بالا اور کے۔آر۔ناگراج۔

جواب دہندگان کے لیے کے۔رام کمار، محترمہ آشا نائر، سی۔بالاسبرامنیم اور وائی۔سبّا راؤ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے قابل مشورے سنے ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل آر۔پی۔نمبر 573/87 میں آندھراپردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، حیدرآباد کے 15 اپریل 1993 کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔اپیل کنندہ کو 1951 میں سابقہ حکومت حیدرآباد میں رجسٹریشن اینڈ اسٹیمپ ڈیپارٹمنٹ میں کاپیسٹ کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔آندھراپردیش کی تشکیل کے بعد انہیں آندھراپردیش کی خدمات کے لیے تفویض کیا گیا۔16 مارچ 1976 کی کارروائی کے ذریعے انہیں ملازمت سے معطل کر دیا گیا۔اگرچہ انہیں ابتدائی طور پر مجسٹریٹ نے مجرم قرار دیا تھا، لیکن فوجداری اپیل نمبر 581 میں اپیل پر عدالت عالیہ نے یکم ستمبر 1983 کے فیصلے کے ذریعے سزا کو کالعدم قرار دے دیا اور انہیں تمام الزامات سے بری کر دیا۔دریں اثنا، اپیل کنندہ کو 16 جولائی 1981 کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔نتیجتاً، اس نے آر۔پی۔نمبر 840/85 دائر کیا۔ٹریبونل نے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے حکومت کو ہدایت کی کہ وہ ان کے کیس پر قواعد کے مطابق غور کرے۔چونکہ اپیل کنندہ نے محکمہ جاتی امتحانات پاس نہیں کیے تھے، اس لیے اسے ترقی کے لیے نہیں سمجھا گیا۔انہوں نے 1986 میں عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی جس میں حکومت کو ان کے کیس پر غور کرنے کی ہدایت کی گئی۔وہ 31 دسمبر 1984 کو ریٹائرمنٹ کی عمر حاصل کرنے پر ریٹائر ہوئے۔نتیجتاً، وہ اس تاریخ سے قواعد کے مطابق ترقی کے لیے غور کیے جانے کا حقدار تھا جس تاریخ کو اس کے فوری جونیئر کو نتیجے میں فوائد کے ساتھ ترقی دی گئی تھی۔یہ پایا گیا کہ اپیل کنندہ نے خصوصی قواعد کے تحت مقرر کردہ ماتحت افسران کے لیے رجسٹریشن ٹیسٹ اور اکاؤنٹس ٹیسٹ پارٹ I اور پارٹ II پاس نہیں کیا تھا۔نتیجتاً انہیں ترقی نہیں دی گئی۔ایک بار پھر جب اپیل کنندہ نے آر پی نمبر 5737/87 دائر کیا تو ٹریبونل نے متنازعہ حکم میں عرضی کو خارج کر دیا۔اس طرح خصوصی چھٹی کے ذریعے یہ اپیل۔

یہ بات متنازعہ نہیں ہے کہ حکومت نے 7 ستمبر 1971 کو جی او محترمہ نمبر 783 میں احکامات جاری کیے ہیں جس میں حکومت نے ہدایت کی ہے کہ محکمہ جاتی امتحانات پاس کرنے پر اصرار کیے بغیر حیدرآباد کیڈر اور بھرتی کے قواعد کے تحت بھرتی کیے گئے تمام افراد کو پہلے مرحلے میں ترقی دی جائے لیکن امتحانات پاس کرنے کے لیے آندھرا ریجن کے ملازمین کو دوگنا وقت دیا گیا ہے۔حکومت بھارت کے سکریٹریوں کی ٹیم کے مشورے سے 21 جولائی 1972 کو جی او محترمہ نمبر 818 میں اس معاملے کا دوبارہ جائزہ لیا گیا، ریاستی حکومت نے اس معاملے پر دوبارہ غور کیا اور فیصلہ کیا کہ ریاست آندھراپردیش کو الاٹ کی گئی سابقہ حکومت حیدرآباد کے ملازمین کو یکم نومبر 1956 کے بعد ترقی کے دوسرے اور بعد کے مراحل کے لیے 45 سال کی عمر

تک پہنچنے پر محکمہ جاتی ٹیسٹ پاس کرنے سے مستقل طور پر مستثنی رکھا جائے۔اپیل کنندہ کی تاریخ پیدائش 1 اکتوبر 1928 ہے اوراس نے 1 اکتوبر 1973 کو 45 سال کی عمر حاصل کی۔پہلی اوراس کے بعد کی ترقی کے لیے حکومت کی طرف سے منظور کردہ احکامات کے تحت مذکورہ بالا چھوٹ کے پیش نظر وہ اپنے فوری جونیئر کے برابر ترقی کے لیے محکمہ جاتی امتحانات پاس کرنے پر اصرار کیے بغیر غور کرنے کا حقدار ہے۔چونکہ اس نے یکم اکتوبر 1973 کو ریٹائرمنٹ کی عمر حاصل کر لی تھی،اس لیے وہ اکاؤنٹس اور رجسٹریشن ٹیسٹ پاس کیے بغیر ترقی کے لیے میرٹ پر غور کرنے کا حقدار ہے۔نتیجتاً،انہیں ریٹائر ہونے سے پہلے کسی بھی وقت کوئی امتحان پاس کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ان حالات میں ٹریبونل کا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔اس لیے ٹریبونل کا حکم خارج کر دیا جاتا ہے۔حکومت کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ خصوصی قواعد یا عمومی قواعد کے تحت مقرر کردہ محکمہ جاتی امتحانات میں پاس ہونے پر اصرار کیے بغیر ترقی کے قواعد کے مطابق اس کے معاملے پر غور کرے اور حکم موصول ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کی مدت کے اندر تمام نتائج کے فوائد کے ساتھ مناسب احکامات جاری کرے۔

اپیل کی اجازت ہے۔بنہ اخراجات کے

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24